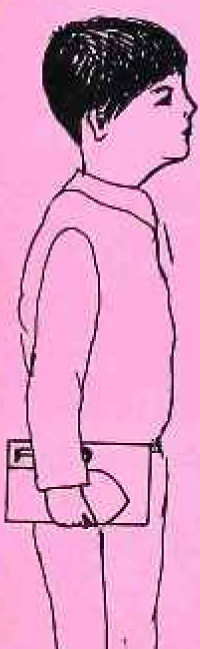

اسلامی تعلیم و تربیت

حصہ دوم

تالیف
سید ہاشم موسوی

سازمان تبلیغات اسلامی

اسلامی تعلیم وتربیت

حصہ دوم

تالیف
سید ہاشم موسوی

سازمان تبلیغات اسلامی

نام کتاب ———— اسلامی تعلیم و تربیت
مؤلف ———— سیّد ہاشم موسوی
ناشر ———— سازمانِ تبلیغاتِ اسلامی
تعاون ———— دار الثقافۃ الاسلامیہ پاکستان
خطاطی ———— ہادی علی قمی اسکردوی
تعداد ———— دو ہزار
طبعِ اوّل ———— ربیع الثّانی سنہ ۱۴۱۱ھ
نومبر سنہ ۱۹۹۰ء

فہرست

عنوان	صفحہ
پہلا باب (اسلامی عقیدہ)	۵
○ اللہ ہمارا رب ہے	۶
○ خدا عادل ہے	۷
○ خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے	۸
○ خدا سب کچھ جانتا ہے	۹
○ ہم غلطی پر توبہ و استغفار کرتے ہیں	۱۰
○ توبہ کا مطلب	۱۱
○ خدا کی رضا	۱۲
○ نبوت	۱۳
دوسرا باب (قرآن کریم)	۱۵
○ سورۂ شرح	۱۶
○ سورۂ تین	۱۸
○ سورۂ زلزلہ	۲۰
○ سورۂ تکاثر	۲۲
○ سورۂ قریش	۲۴
○ سورۂ ماعون	۲۵
○ سورۂ فلق	۲۶
○ سورۂ ناس	۲۸
تیسرا باب (حدیث)	۳۱
چوتھا باب (عبادات)	۳۵
دوسرا باب (قرآن کریم)	

عنوان	صفحہ
○ حرام	۳۷
○ واجب	۳۷
○ بیت الخلاء	۳۸
○ وضو کو توڑنے والی چیزیں	۳۹
○ وضو کر کے قرآن چھوؤ	۴۰
○ نمازی کا لباس	۴۰
○ آہستہ اور آواز کے ساتھ نماز	۴۱
○ زکوٰۃ	۴۲
پانچواں باب (سیرتِ رسولؐ اکرم)	۴۳
○ رسولؐ کی تجارت	۴۵
○ جناب خدیجہ سے شادی	۴۶
○ بعثت	۴۶
○ دعوتِ اسلام	۴۸
چھٹا باب (اسلامی آداب)	۵۱
○ ہمارے رشتہ دار	۵۳
○ صفائی و پاکیزگی	۵۴
○ جانوروں پر رحم	۵۵
○ قرآنی دعائیں	۵۷
ساتواں باب (انبیاءؑ کے قصے)	۵۹
○ جناب آدمؑ کا قصہ	۶۱
○ جناب نوحؑ کا قصہ	۶۲
○ جناب یونسؑ کا قصہ	۶۳

پہلا باب

اسلامی عقیدہ

اللہ ہمارا رب ہے

نوٹ مدرس کو چاہیئے کہ پہلے درجہ میں "اللہ ہمارا رب ہے" کے عنوان سے جو کچھ پڑھایا گیا ہے اسی کو دوبارہ پھر طالب علم کو پڑھائے۔ البتہ اس میں کچھ اضافہ کردے۔

خدا عادل ہے

اگر کسی بچے نے اپنے ساتھی کو مار دیا اور استاد کو پتہ چل گیا اور اس نے مارنے والے بچے کو سزا دی تو ہم کہتے ہیں کہ استاد عادل ہے کیونکہ اس نے برائی کرنے والے بچہ کو سزا دی۔ اسی طرح اگر کوئی بچہ بہت محنتی ہو اور مدرس نے اس کو اس کی محنت کے مطابق درجہ دیا تو یہ اس محنتی بچہ کا حق تھا۔ اور بلاشبہ مدرس عادل ہے اس لئے کہ اس نے بچہ کو اس کا حق دیا ہے۔

اسی طرح گنہگار کو سزا اور نیکو کار کو اچھی جزا ملے گی۔ اور خدا کو اسی لئے عادل کہتے ہیں کہ وہ جب قیامت میں بندوں کا حساب لے گا تو ان مجرموں کو جو چوری کرتے تھے یا لوگوں کو قتل کرتے تھے یا انبیاء کو جھٹلاتے تھے! نماز نہیں پڑھتے تھے، گھر والوں کو اور پڑوسیوں

کو اذیت پہونچاتے تھے جہنم میں ڈال دے گا۔ اور جو لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ فقیروں کی مدد کرتے ہیں۔ والدین و پڑوسیوں کا احترام کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، خدا نے جن چیزوں کا حکم دیا ہے ان کو پابندی سے بجا لاتے ہیں تو ان کو ان کے اچھے اعمال کے بدلے اچھی جزا دے گا یعنی ان کو جنت میں داخل کرے گا لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ جو خدا کی اطاعت کرے گا وہ جنت کا مستحق ہے اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا وہ جہنم کا سزاوار ہے۔ اور یہی عدالت ہے اور خدا عادل ہے۔ یعنی وہ ہر انسان کو اس کے عمل کا بدلہ دیتا ہے۔ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔ خدا نے ہم کو ان چیزوں کے بجا لانے کا حکم دیا ہے جن میں ہمارے لئے بھلائی اور فائدہ ہے اور ان باتوں سے روکا ہے جن میں نقصان اور فساد ہے۔

نوٹ: (استاد مثالیں بیان کر کے سمجھائے اور بچوں کو بتائے کہ اسلام کے فلاں حکم میں یہ مصلحت ہے یہ خوبی ہے۔ اور اسلام پر عمل کرنے میں انسان ہی کا فائدہ ہے۔)

خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے

خدا نے انسان کو خلق کیا اور بنایا جس طرح اس نے نبات وحیوان کو پیدا کیا.....
اگر کوئی انسان یا حیوان مرجائے تو خدا اس کے زندہ کرنے پر اور دوبارہ زندگی پلٹانے پر اسی طرح قادر ہے جس طرح پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا..... تمام لوگ کسی نہ کسی دن مرجائیں گے اور خدا اپنی قدرت کاملہ سے ان سب کو زندہ کرے گا اور ان سے ان کے اعمال کا حساب لے گا۔

ہم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ چونکہ خدا ہی نے ہم کو پہلی مرتبہ خلق کیا ہے

اس لئے وہی ہم کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ایک کام ایک مرتبہ کرلے وہ اسی کام کو دوسری مرتبہ بھی کرسکتا ہے۔ مثلاً اگر استاد تم سے کہے کہ تختۂ سیاہ پر گلاب کا پھول بناؤ اور اس میں رنگ بھرو اور تم نے ایک عمدہ سا پھول بناکر بہترین رنگوں سے اس کو رنگ دیا پھر استاد کہے کہ اس تصویر کو مٹادو، تو مٹانے کے بعد کیا تم اس کو دوبارہ نہیں بنا سکتے؟

(استاد یہاں پر طالب علم سے سوال کرے)

ظاہر سی بات ہے کہ تم وہ تصویر دوبارہ بنا سکتے ہو۔ کیونکہ تم ہی نے اسے پہلے بھی بنایا تھا اور تمہیں اس پر قدرت حاصل ہے۔ اسی بات سے ہم سمجھتے ہیں کہ خدا ہم کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے کیونکہ اسی نے پہلی مرتبہ بھی ہم کو پیدا کیا تھا۔

خدا مُردوں کو زندہ کرے گا اور ان کے اعمال کا محاسبہ کرے گا۔ (یہاں پر مدرس اچھے اعمال اور بُرے اعمال کو مثالوں سے بیان کرے۔)

خدا جس دن سب کو زندہ کرکے ان کے اعمال کا حساب لے گا ہم اس دن کو "قیامت" کہتے ہیں۔ حساب کے بعد اچھے عمل کرنے والوں کو جنت میں بھیجے گا اور برے اعمال کرنے والوں کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ (یہاں پر استاد بچوں کو جنت و دوزخ کے بارے میں بتلائے۔)

خدا سب کچھ جانتا ہے

اے عزیز بچو! غور کرو کہ ہم سب اس درجہ میں بیٹھے سبق پڑھ رہے ہیں۔ اب اگر ہمارے گھر پر کوئی مہمان آجائے تو ہم جب تک گھر واپس نہ ہو پہنچیں گے ہم کو مہمان کے آنے کا علم نہ ہوگا۔

اگر کوئی غائب شخص ہم لوگوں کے بارے میں اچھی بات کہے تو ہم لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کیونکہ ہم اس شخص سے دور ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی شخص کے پیٹھ پیچھے اس کو برا کہے تو اس کو اس کا علم نہ ہوگا کیونکہ کہنے والا غائب ہے۔

اگر ہم اپنے دل میں کوئی بات سوچیں مگر کسی کو نہ بتائیں تو ہمارے آس پاس بیٹھے ہوئے افراد کو کچھ معلوم نہ ہوگا کیونکہ دوسروں کو ہمارے دل کی بات کی کیا خبر؟ ... لیکن خدا کو تمام باتوں کا علم ہے لوگ کیا کرتے ہیں، اپنے دلوں میں کیا سوچتے ہیں خدا سب جانتا ہے سمندروں کے اندر کیا ہے۔ زمین پر کیا ہے آسمانوں میں کیا ہے، خدا ان سب کو جانتا ہے کیونکہ اس نے ان سب کو پیدا کیا ہے۔

ہم کو آنے والے کل کی خبر نہیں پل کی خبر نہیں، سمندروں میں کتنی مچھلیاں ہیں ہم کو نہیں معلوم، دنیا میں کتنے پرندے ہیں، کتنے کیڑے مکوڑے ہیں ہم نہیں جانتے لیکن خدا سب کچھ جانتا ہے۔

خدا چوری کرنے والے چور کو جانتا ہے مگر لوگ نہیں جانتے۔ خدا جھوٹے کو جانتا ہے مگر لوگ نہیں جانتے پس چونکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے لہٰذا چور پر اور جھوٹے پر عذاب کرے گا ہم جو کچھ بھی کہتے ہیں، جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا سب کو جانتا ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ "خدا عالم ہے"

ہم غلطی پر توبہ و استغفار کرتے ہیں

انسان خطا کرتا ہے، اور بعض اوقات غلط کام کرتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ دوسرے کو مارتا ہے اس پر ظلم کرتا ہے اس کو اذیت دیتا ہے یہ سب کام غلط اور حرام ہیں خدا ایسی باتوں سے راضی نہیں ہوتا۔

استاد کبھی کسی طالب علم سے پوچھتا ہے شیشہ کس نے توڑا؟ اور طالب علم یہ جانتے ہوئے بھی کہ کس نے توڑا ہے کہہ دیتا ہے مجھے نہیں معلوم! تو یہ غلط اور حرام ہے خدا اس پر راضی نہیں ہے۔ کبھی انسان کسی کے روپے چرا لیتا ہے کبھی کسی کا جانور چرا لیتا ہے یہ کام بہت ہی غلط اور حرام ہے خدا اس سے راضی نہیں ہوتا۔ اسی طرح کبھی انسان اپنے پڑوسی کو یا والدین کو اذیت دیتا ہے، یہ عمل بھی حرام ہے۔ خدا اس سے کبھی راضی نہیں ہوتا، انسان اگر غلط کام کرے تو جس کو تکلیف دی ہے اس سے جا کر معافی مانگے۔ اور اگر کوئی فعل حرام کیا ہے تو خدا کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرے۔

توبہ کا مطلب

"یہ ہے کہ اگر کوئی گناہ کر لیا ہے تو اس پر نادم و پشیمان ہو خدا سے مغفرت طلب کرے اور پھر اس حرام کام کو چھوڑ دے اور دوبارہ انجام نہ دے۔"

خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے کہ اگر وہ غلطی کرے تو فوراً توبہ واستغفار کرے اور معافی مانگ لے۔

بیٹے اگر تم نے اپنے استاد، یا دوست یا ماں باپ، یا کسی بھی انسان کے ساتھ کوئی غلطی کی ہے یا اس کو اذیت پہونچائی ہے یا اس کے حق میں کوئی کمی کی ہے تو فوراً اس سے معافی مانگ لو، اور اس سے پہلے خدا کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرو۔

نوٹ: مدرس اس جگہ مثالیں بیان کرے اور سمجھائے۔

خدا کی رضا

بچو! تم اپنی کتاب دل لگا کر پڑھتے ہو اپنا سبق اچھی طرح لکھتے ہو ، درجہ میں بہت ادب کے ساتھ بیٹھتے تاکہ استاد تم سے خوش ہو اور تم سے محبت کرے۔

اور گھر کے اندر اپنے باپ کا احترام کرتے ہو ، اس کی ہر بات سنتے ہو ، اپنی پیاری ماں کا احترام کرتے ہو ، گھریلو کاموں میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہو ، تاکہ تمہارے ماں باپ تم سے خوش رہیں اور تم سے محبت کریں ۔ اور چونکہ خداوند عالم نے ہم سب کو پیدا کیا ہے اور ہمارے اوپر نعمتوں کی بارش کی ہے ۔ مثلاً زندگی دی ہے ، ایمان سے نوازا ہے اس لئے ہم سب اس سے محبت کرتے ہیں اس کی اطاعت کرتے ہیں تاکہ وہ ہم سے خوش و راضی ہو جائے ۔ ہم اس سے دعا کرتے ہیں کہ ہماری مدد کرے اور ہم پر رحم فرمائے کیونکہ تمام خیر اور نیکیاں اسی کے قبضہ میں ہیں اور وہی عالمین کا رب اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۔

نبوّت

نبی کون ہے ؟ خدا نے انبیاء کو کیوں بھیجا ؟

بچو تم نے انبیاء اور رسولوں کا ذکر سنا ہوگا اور یہ کہ خدا نے انبیاء کو لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے نبی محمدؐ ہیں ۔ پھر یہ نبی کون ہے ؟ تو سنو :

نبی ایک ایسا انسان ہے جو تمام لوگوں سے افضل ہوتا ہے ۔ اس کے پاس ملک آتا ہے نبی لوگوں کو دین کی تعلیم دیتا ہے ۔ کہ اس خدا پر ایمان لاؤ جس نے ہم کو خلق کیا ہے ، جنت دوزخ پر ایمان لاؤ ، خدا کی عبادت کرو ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اسی طرح نبی لوگوں کو نماز ، روزہ اور اعمال صالحہ کی تعلیم دیتا ہے ۔ لوگوں کو تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے

تاکہ وہ نیک اور اچھی زندگی بسر کریں ۔

انبیائے کرام ہم کو اعمال صالحہ کی تعلیم دیتے ہیں یعنی سچائی ، امانت داری ، صرف خدا کی عبادت ، پڑوسیوں کی مدد ، چوری نہ کرنے ، جھوٹ نہ بولنے ، لوگوں کو اذیت نہ پہونچانے کی تعلیم دیتے ہیں ۔

لوگوں کی ہدایت وارشاد کے لئے خدا نے بہت سے انبیاء بھیجے ۔ ان میں سب سے پہلے جناب آدمؑ ہیں اور سب سے آخر جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔ ہمارے نبیؐ سے پہلے بھی بہت بڑے بڑے انبیاء آچکے ہیں جیسے جناب ابراہیمؑ ، جناب موسیٰؑ ، جناب عیسیٰؑ ، جناب نوحؑ وغیرہ ...

ہم تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا اور نہ آئے گا ہم آپ سے بھی محبت رکھتے ہیں اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام سے بھی ۔ اسی طرح آپ کی اطاعت کرتے ہیں اور آپ کے اہل بیتؑ کی بھی جب بھی آپ کا اسم گرامی لیا جاتا ہے ۔ ہم آپؐ پر اور آپ کی آلِ پاک پر درود بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں : اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کیونکہ خدا اسے دوست رکھتا ہے اور ہم کو اس کا حکم دیتا ہے ۔

انبیائے کرام مثلاً جناب موسیٰؑ وعیسیٰؑ نے اپنے اصحاب کو آخری نبیؐ کے آنے کی خوشخبری دی تھی اور بتایا تھا اس آخری نبی کا نام محمدؐ ہوگا اور وہ تمام انبیاء سے افضل ہوگا ان بزرگوں نے یہ بھی وصیت کی تھی کہ جب وہ نبی آئے تو اس کی تصدیق کرو اور اس کی پیروی کرو ۔

تمام لوگوں پر واجب ہے کہ حضرت محمدؐ پر ایمان لائیں ۔ اور اسلام اختیار کریں کیونکہ سب سے آخری دین یہی ہے ۔ اور ہمارے زمانہ میں خدا کسی سے بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کرے گا ۔

دوسرا باب

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اس قرآن کو صرف پاک وپاکیزہ لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

نوٹ: طلاب عزیز تمام سورتوں کو زبانی یاد کریں اور مدرس مفردات کی مختصر اور بچوں کے ذہن کے مطابق تشریح کرے۔

قرآن کریم

سورہ ۹۴ سُورَةُ الشَّرح تعداد آیات ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝

الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

تفسیر مفردات

کلمات	معانی
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ	کیا خدا نے آپ کے دل کو وحی کے لئے کشادہ نہیں کیا۔ اور کفار و مشرکین کی اذیت برداشت کرنے پر قادر نہیں بنایا۔
وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ	یعنی دور کر دیا۔ وِزْر کے معنی وزنی بوجھ کے ہیں۔ بوجھ کم کر دینے کا مطلب خدا کی طرف دعوت دینے کو آسان کر دینا ہے اور اس دعوت میں رسول کو توفیق مرحمت کرنا ہے۔ چنانچہ تبلیغ رسالت کے سلسلہ میں رسولؐ خدا بہت زیادہ مصیبتیں برداشت کرتے تھے۔

معانی	کلمات
یعنی اَثقلَ اس سے مُراد یہ ہے کہ رسولؐ خدا پر رسالت کا بہت بڑا بوجھ تھا جیسے کوئی بہت وزنی بوجھ اٹھالئے ۔	اَنْقَضَ
رسول خداؐ کا اسم و ذکر بہت بلند ہوا ۔ کیونکہ شہادتین میں جو اسلام کی بنیاد ہیں ، اذان میں نماز میں خدا نے نبیؐ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے ۔	وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
شدت و تنگی	العُسْر
سہولت و نرمی	الیُسْر
جب آپ اپنے فرائض سے فارغ ہو جائیں ۔	فَاِذَا فَرَغْتَ
نصب یعنی تھکاوٹ نیز تعین و تقرر ۔ جب آپ اپنے فرائض سے فارغ ہو جائیں تو دعا و عبادت کریں ۔	فَانْصَبْ
علمائے اہل سنت نے لکھا ہے کہ جب آپ حج وداع سے فارغ ہو جائیں تو اپنا قائم مقام معین کر دیں ۔	قولِ مترجم

سُورۃ التِّین

سورہ ۹۵ — تعداد آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ

تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ

بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝

تفسیر مفردات

کلمات	معانی
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ	انجیر اور زیتون دونوں پھل ہیں۔ یہ عظمت خالق کی قسم ہے جس نے انجیر میں مٹھاس اور زیتوں میں روغن قرار دیا۔ جبکہ دونوں خاک کی تہوں سے اگے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ رسالات کبریٰ کے مقامات کی قسم ہے۔ انجیر و زیتون کے شہر شام، سینا، مکہ مکرمہ ہیں۔
طُوْرِ سِيْنِيْنَ	اس سے وہ پہاڑ مراد ہے جس پر موسیٰ نے خدا سے کلام کیا تھا۔
اَلْبَلَدِ الْاَمِيْنِ	مکہ مکرمہ۔
اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ	یعنی بہترین اور مناسب وضع کے ساتھ پیدا کیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا نے انسان کو بلند انسانی طاقتوں کے ساتھ خلق فرمایا ہے، جیسے قدرت، ارادہ، علم، عقل وغیرہ جن سے انسان کمال کی راہ طے کرتا ہے عمل صالح بجا لاتا ہے اور جنت النعیم کو حاصل کر سکتا ہے۔
ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ	گنہگاروں کو عذاب کے پست ترین درجات میں ڈال دیا جائے گا

کلمات	معانی
	اس کے بعد ایمان والوں کو اس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے اور ان کو جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔ بعض علماء نے اسفل سافلین سے بڑھاپا مراد لیا ہے۔
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ	یعنی اے انسان ان دلائل کے بعد تو کیونکر دین کا انکار اور اس کی تکذیب کرتا ہے! دین سے مراد یوم جزاء و حساب ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے اے رسولؐ ان دلائل کے بعد آپ کی لائی ہوئی چیزوں کا کون انکار کر سکتا ہے۔
اَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ	خدا کی طرح کوئی بھی حق و صداقت پر فیصلہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا وہ یقیناً اہل خیر و اہل شر میں تمیز پیدا کرے گا۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ خدا اپنے افعال اور مخلوقات میں احکم الحاکمین ہے اس کے افعال اور اس کی بنائی ہوئی چیزوں میں نہ کوئی خلل ہے نہ اضطراب تو بھلا وہ مخلوق کو بغیر حساب و جزا کے کیسے چھوڑ سکتا ہے؟

سُوْرَةُ الزَّلْزَلَة

سورہ ۹۹ — تعداد آیات ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ

اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

تفسیر مفردات

کلمات	معانی
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا	یعنی جب زمین زبردست اور ہولناک طریقہ سے حرکت دی جائے گی ۔ یہ قیامت کے علامات میں سے ہے ۔
وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا	یعنی زمین مُردوں کو اپنے اندر سے اس لئے نکالے گی کہ ان کا حساب ہوگا ۔
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا	کافر خوفزدہ ہوکر تعجب سے پوچھے گا ۔ آخر زمین کو یہ زلزلہ کیسا آرہا ہے ؟
تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا	روئے زمین پر انسان نے جو اعمال کئے ہیں زمین ان سب کی گواہی دے گی جس طرح انسان کے اعضاء اس کے اعمال کو لکھنے والے فرشتے ، رسولؐ و آل رسولؑ جو لوگوں کے اعمال کے گواہ ہیں وہ سب بھی گواہی دیں گے ۔
بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا	زمین کے مالک (خدا) نے زمین کو حکم دیا ہے کہ وہ بیان کرے

معانی	کلمات
اور گواہی دے	
لوگ حساب کی جگہ سے اپنے اپنے ٹھکانوں ـــ جنت یا دوزخ ـــ کی طرف پلٹ رہے ہوں گے ۔	یَصْدُرُ النَّاسُ
یہ سب جدا جدا ہوں گے ۔ اہل ایمان الگ ہوں گے اور تمام دین والے الگ الگ ہوں گے ۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے منزل حساب و کتاب کی طرف جدا جدا گروہوں میں جا رہے ہوں گے ۔ کچھ خوفزدہ ہوں گے جن کے چہرے سیاہ ہوں گے اور کچھ مطمئن ان کے چہرے سفید ہوں گے ۔	اَشْتَاتاً
تاکہ اپنے اپنے عمل کی جزا دیکھیں ۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اپنے نامۂ اعمال کو دیکھیں گے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کو دیکھیں گے ۔	لِیُرَوْا اَعْمَالَھُمْ
ذرہ کے برابر عمل کے وزن کی بھی جزا یا سزا ملے گی ۔ یعنی ثواب یا عقاب حاصل کریں گے ۔	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ یَّرَهٗ

سورہ ۱۰۲ سُوْرَةُ التَّكَاثُر تعداد آیات ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ

النَّعِيْمِ ۝

کلمات	معانی
اَلْھٰکُمُ	جو چیز سب سے زیادہ تمہارے لئے اہم ہے یعنی آخرت اس سے تم کو مشغول رکھے گی ۔
اَلتَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ	کثرت مال، کثرت اولاد اور ان دونوں کی کثرت پر فخر و مباہات یہاں تک کہ تم کو موت آجائے گی اور تم اسی طرح ذکر خدا سے غافل رہو گے ۔
کَلَّا	یعنی تم کو جو چیز غافل بنائے وہ مال و اولاد وغیرہ نہ ہونا چاہیئے ۔
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مال و اولاد کی کثرت میں کھوئے رہنے اور ان پر فخر کرنے کی وجہ سے مرنے کے بعد تمہیں اس کا انجام معلوم ہوگا ۔
عِلْمَ الْیَقِیْنِ	یعنی وہ علم جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو اس بات کا یقینی علم ہوتا تو یہی علم تم کو عزت و کثرت مال پر فخر و مباہات کرنے سے روک دیتا ۔

معانی	کلمات
میں قسم کھاتا ہوں کہ تم اس جہنم کو دیکھو گے جو تمہارے اسی لہو ولعب کا نتیجہ ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ اگر تمہارا ایمان یقین کے درجہ پر ہوتا تو تم اپنے دل کی آنکھوں کے ذریعہ جہنم کو قیامت سے پہلے دیکھ لیتے۔ تم یقیناً جہنم کا مشاہدہ کروگے جب اس میں ڈالے جاؤگے اور تم پر عذاب کیا جائے گا۔	لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ
قیامت کے دن تم سے خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے ان کو کیسے استعمال کیا جو تم کو دی گئی تھیں ان کو خدا کی اطاعت میں خرچ کیا یا خدا کی معصیت میں؟	لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ

سورہ ۱۰۶ سُوْرَةُ قُرَيْش تعداد آیات ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِىْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ

جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

تفسیر مفردات

کلمات	معانی
لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ رِحْلَۃَ الشِّتَآءِ	خداوند عالم نے قریش کو سردی و گرمی کے سفر سے مانوس بنا دیا۔ یہاں پر کوچ سے مطلب قریش کا تجارت کے لئے مکہ مکرمہ سے نکلنا ہے۔ سردی میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف۔
فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ	یعنی اپنی عبادت اس کعبہ کے رب کے لئے مخصوص کردو۔
الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ	وہ خدا جس نے سردی اور گرمی میں روزی کے اسباب مہیا کئے۔
وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ	اور ان کے لئے امن قرار دیا۔۔۔ چنانچہ وہ اس سرزمین مکہ میں زندگی بسر کرنے کے قابل ہوگئے جس میں نہ شادابی ہے اور نہ دوسروں کے لئے امن ہے۔

سورہ ۱۰۷ سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن تعداد آیات ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝

وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۝ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ

يُرَاءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

تفسیر مفردات

کلمات	معانی
يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ	قیامت کو جھٹلاتا ہے۔
يَدُعُّ الْيَتِيْمَ	یتیم کو سختی سے جھڑکتا ہے اس سے نرمی و مہربانی کا برتاؤ نہیں کرتا۔
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ	نہ مسکین کو کھلاتا ہے اور نہ کھلانے پر دوسروں کو ابھارتا ہے
سَاهُوْنَ	نماز سے غفلت برتنے والے، اوقات نماز میں سستی کرنے والے، بعضوں نے کہا ہے کہ ساہون سے مراد اپنی نمازوں کو برباد کرنے والے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اس کی پروا نہیں ہے کہ نماز پڑھی یا نہیں پڑھی۔
يُرَاءُوْنَ	اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہیں۔ کوئی عمل قربۃ الی اللہ نہیں کرتے... بعضوں نے کہا ہے کہ اگر نماز پڑھتے بھی ہیں تو ریاکاری کے لئے۔
يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ	لوگوں کی ضروریات کو پورا نہیں کرتے۔ بعضوں نے کہا ہے زکوٰۃ نہیں دیتے۔

سورۃ الفلق

سورہ ۱۱۳ — تعداد آیات ۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

تفسیر مفردات

کلمات	معانی
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ	کہو اے رسولؐ ــــ حالانکہ خطاب سب سے ہے ــــ کہ میں برائی سے بچتا ہوں اس خدا کی پناہ لے کر جو میری حمایت کرتا ہے اور مجھ سے شر کو دور کرتا ہے اور وہی تمام مخلوقات کا رب ہے (یعنی اللہ) فلق کے معنی صبح کے ہیں یعنی شر سے بچنے کے لئے خالق صبح کی حمایت حاصل کرو جس نے صبح کو خلق کیا اور تاریکی سے نکالا۔
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ	یعنی ہر اس مخلوق کے شر سے جس سے شر سرزد ہوتا ہے۔ وہ انسان ہو یا حیوان یا جن۔
غَاسِقٍ	غسق ابتدائی رات کی تاریکی اور غاسق کے معنی رات کے ہیں

معانی	کلمات
کے معنی داخل ہونے کے ہیں۔ یعنی میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس شر سے جو اپنے شر کو رات کی تاریکی میں چھپالیتا ہے	وَقَبَ
کے معنی جادوگر عورتیں صرف عورتوں کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ اس وقت مردوں سے زیادہ عورتیں جادو کیا کرتی تھیں۔ نفث کے معنی منہ سے پھونکنا۔ منہ کا لعاب یا بغیر لعاب کے پھونکنا۔	النَّفّٰثٰتِ
اس سے مراد گرہیں ہیں جو جادوگر گنڈوں میں پڑھ پڑھ کر لگایا کرتے ہیں۔	عُقَدِ

سورة الناس

سورہ ۱۱۴ — تعداد آیات ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ

فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

معانی	کلمات
لوگوں کا پالنے والا، پیدا کرنے والا ان کے امور کی دیکھ بھال کرنے والا۔	رَبِّ النَّاس
لوگوں کا سردار اور ان پر قدرت رکھنے والا۔	مَلِكِ النَّاسِ
اِلٰہ: وہ ذات جس کی عبادت لوگوں پر واجب ہے اور صرف وہی مستحق عبادت ہے۔	اِلٰهِ النَّاسِ
وَسْوَاسْ: دل کے اندر پیدا ہونے والے وسوسے اور بُرے خیالات بعض نے کہا ہے اس سے مراد وہ ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرے۔	مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
خَنَّاس: شیطان۔ خنوس۔ ظاہر ہونے کے بعد چھپ جانے والا۔	الْخَنَّاس
جو غلط افکار اور بُرے خیالات لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے تاکہ ان کو گمراہ کر سکے۔ یا ان برے افکار و خیالات کے سلسلہ میں خدا سے پناہ مانگنا جو نفس کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔	الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ

تیسرا باب

حدیث

نوٹ : درج ذیل احادیث کو زبانی یاد کرایا جائے۔

۱۔ اَلصَّلاۃُ عَمُودُ الدِّیْنِ مَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَ مَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ ۔ (۱)

نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز قائم کی اس نے دین قائم کیا اور جس نے نماز ترک کی اس نے دین کو گرادیا۔

۲۔ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ ۔ (۲)

اچھی بات (ایک قسم کا) صدقہ ہے ۔

۳۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ ۔ (۳)

توبہ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ نہیں کیا ۔

۴۔ صِلُوا اَرْحَامَکُمْ وَلَوْ بِالسَّلَام (۴)

صلہ رحم کرو چاہے ایک سلام کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو

۱۔ کنز العمال ج ۷ / ۲۴۷ ، وسائل الشیعہ ابواب الصلوٰۃ ۲۔ مسند احمد ج ۲ / ۳۱۶

۳۔ کافی ج ۲ / ۳۱۶ ، سنن ابن ماجہ ۲ : ۱۴۲۰

۴۔ تحف العقول ص ۴۰ ، الجامع الصغیر ج ۱ / ۲۸۸ الکبیر میں بزاز و طبرانی سے منقول ہے : بیہقی نے شعب الایمان میں ، شیخ عباس قمی نے سفینۃ البحار باب رحم میں نقل کیا ہے ۔

۵۔ اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ۔ (۱)

سلام میں بخل کرنے والا سب سے زیادہ بخیل ہے۔

۶۔ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْوَسِخَ الشَّعِثَ۔ (۲)

خدا گندے میلے اور غبار آلود کو ناپسند کرتا ہے۔

۷۔ اَلْاِسْلَامُ نَظِیْفٌ فَتَنَظَّفُوْا۔ (۳)

اسلام صاف ستھرا دین ہے لہٰذا تم بھی پاک و صاف رہو۔

۸۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَدِہٖ وَلِسَانِہٖ۔ (۴)

مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ و زبان سے تمام مسلمان محفوظ رہیں۔

۹۔ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا۔ (۵)

جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۰۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ لَا یَغُشُّہٗ وَلَا یَخُوْنُہٗ وَلَا یَغْتَابُہٗ (۶)

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کو دھوکہ دیتا ہے نہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے۔

۱۱ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ (۷)

بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (قولِ رسولؐ)

۱۔ جامع صغیر ج ۱/ ۱۰۳، کافی ج ۲/ ۴۷ ۲۔ جامع صغیر ج ۱/ ۲۸۲، کافی ۲/ ۱۳۳ ۳۔ کنز العمال ، حدیث ۲۶۰۰۷

۴۔ کافی ج ۲/ ۱۸۴، مستدرک ج ۱/ ۱۱، النسائی ج ۸/ ۱۰۵، طبرسی/ مشکوۃ الانوار ص ۴۰

۵۔ سنن الترمذی ج ۳/ ۲۱۵، کافی ج ۲/ ۱۳۲، طبرسی/ مشکوۃ الانوار ص ۱۶۸

۶۔ کافی ج ۲/ ۱۳۴، تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۱۱۱ ۷۔ سنن ترمذی ج ۵/ ۲۱۱، مسند احمد ج ۱/ ۲۰۱ ارشاد مفید/ ۲۶۷

چوتھا باب

عبادات

حَرَامٌ

بچو! تم نے اپنے استاد کو کسی بچے سے یہ کہتے ہوئے سنا ہوگا : یہ حرام کام ہے اسے مت کرو! استاد یہ بات اس وقت کہتا ہے جب کوئی بچہ اپنے دوست کو مار رہا ہوتا ہے۔ یا اس کے تھیلے سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ نکال رہا ہوتا ہے۔ بلکہ کبھی استاد اسے سزا بھی دیتا ہے۔

تم نے استاد سے یہ بھی سنا ہوگا کہ والدین کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔ لوگوں سے جھوٹ بولنا حرام ہے۔ آخر اس حرام کا کیا مطلب ہوا؟

حَرَامٌ : اس برے کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے پر خدا راضی نہ ہو اور اگر کوئی اس کو کرے تو خدا اس پر عذاب کرے۔ ہمارے اوپر اس کا چھوڑ دینا واجب ہے۔ ہم کو وہ کام نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ ہمارے لئے یوں ہی نقصان دہ ہے جس طرح سڑا کھانا ہمارے لئے نقصان دہ ہے اور متعدّد بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔

واجب

بیٹا! تم نے کبھی اپنے اپ کو یہ کہتے ہوئے ضرور سنا ہوگا کہ تمہارے اوپر نماز واجب

ہے، یا مثلاً مالدار پر فقیر کی مدد کرنا واجب ہے۔ اسی طرح لوگ کہتے ہیں زندگی بسر کرنے کے لئے کام کرنا واجب ہے۔ تو آخر اس واجب کا کیا مطلب ہوا؟ تو سنو:-

واجب: اس اچھے کام کو کہتے ہیں جسے خدا چاہتا ہے کہ ہم بجا لائیں اگر اس کو ترک کردیں تو خدا عقاب کرے گا، اور اگر بجا لائیں تو ثواب دے گا۔ واجبات میں لوگوں کے لئے خیر و منفعت ہے اور اس کا چھوڑنا لوگوں کے لئے نقصان دہ ہے (استاد کو چاہیئے کہ سامنے کی مثالیں دے کر بچوں پر بات واضح کرے کہ واجبات کا ترک کرنا لوگوں کے لئے کیسے نقصان دہ ہے۔)

یہ بات تو تم جانتے ہی ہو کہ جو بچہ اپنے مدرسہ کے فرائض کو پورا نہیں کرتا، یعنی نہ اپنا سبق یاد کرتا ہے نہ لکھتا ہے نہ سوالات کے جوابات دیتا ہے تو استاد اس کو سزا دیتا ہے۔ بچہ کی یہ کاہلی اس کے لئے نقصان دہ ہے وہ امتحان میں فیل ہو جائے گا۔ اس طرح وہ خود کو نقصان پہنچائے گا۔ اور مدرسہ کو بھی نقصان پہنچائے گا۔ اور جب اس کے ساتھی امتحان میں پاس ہو جائیں گے تو وہ نادم و پشیمان ہوگا۔

"ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم حرام کو ترک کرتے ہیں اور واجب کو بجا لاتے ہیں"

نوٹ: بچوں کو اوپر لکھی ہوئی عبارت یاد کرائی جائے یعنی وہ اتنی مرتبہ اسے دہرائیں کہ انھیں یاد ہو جائے۔

بَیتُ الخَلاء

پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے بیٹھنا حرام ہے۔ بلکہ یا تو قبلہ داہنی طرف ہو یا بائیں طرف اور یا پھر قبلہ سے رخ موڑ کر بیٹھے۔

پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد نجاست کی جگہ کو پاک کرنا واجب ہے۔یعنی اتنا پانی ڈالے کہ نجاست ختم ہو جائے۔ اور پیشاب کے مقام کو پانی سے (اصل نجاست دور کرنے کے بعد) دو مرتبہ دھوئے۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ بہتر ہے کہ اس پانی سے دور ہٹ کر پیشاب کریں۔

وضو کو توڑنے والی چیزیں

بچو! تو تم جانتے ہی ہو کہ وضو کے بغیر نماز صحیح نہیں ہے۔ جب مسلمان وضو کر کے نماز پڑھے تب ہی نماز صحیح ہوگی۔ اب تم یہ جان لو کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر انسان اس کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں :-

۱ ــــــ اگر وضو کرنے کے بعد پاخانہ کے مقام سے "ہوا" خارج ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر نماز پڑھتے ہوئے ہوا خارج ہو جائے تو نماز بھی باطل ہو جاتی ہے اس کو چاہیئے کہ نماز توڑ کر پھر سے وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

۲ ــــــ اگر انسان پیشاب یا پاخانہ کر دے یا پیشاب یا پاخانہ خارج ہو جائے تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پیشاب یا پاخانہ کی جگہ کو پاک کر کے دوبارہ وضو کرنا چاہیئے۔ اور اگر نماز میں ایسا ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ اس کو چاہیئے کہ نماز توڑ کر وضو کرے پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

۳ ــــــ نیند سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر انسان سو جائے یا اس پر ایسی غنودگی

طاری ہو جائے کہ اپنے پاس کی آواز نہ سن سکے تو وضو باطل ہے اور پھر سے وضو کرنا ہوگا ۔

وضو کر کے قرآن چھوؤ

بچو ! ہم قرآن کو دوست رکھتے ہیں اس کی تلاوت کرتے ہیں، اس کی آیتوں کو چھوتے ہیں ۔ اس لئے ہمیں یہ جان لینا ضروری ہے کہ وضو کے بغیر قرآن کی آیتوں کو چھونا حرام ہے ۔ اسی طرح خدا کے ناموں کو بھی مثلاً : اَللّٰہُ ، اَلرَّحْمٰنُ ، اَلْبَارِیُٔ ، اَلْخَالِقُ وغیرہ کو بھی بغیر وضو چھونا حرام ہے ۔

اگر کوئی قرآن کی کسی آیت یا خدا کے کسی نام کو چھونا چاہتا ہے تو پہلے وضو کرنا واجب ہے

نوٹ : دوسری کلاس کے بچوں کو عملی طریقہ سے نماز کی مشق کرانا ضروری ہے ۔

نمازی کا لباس

جس لباس میں نماز پڑھی جائے اس کا نجاستوں (پیشاب، پاخانہ، خون وغیرہ) سے پاک ہونا ضروری ہے ۔

نوٹ : (پہلے مدرّس مقدمہ کے طور پر بچوں کو نجاسات بتائے کیونکہ طالب علم انھیں پہلی کلاس میں پڑھ چکا ہے ۔)

بچو! تم کو یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اسلام میں چوری اور دوسرے کے مال پر زبردستی قبضہ کرنا یعنی غصب کرنا حرام ہے ۔ اب یہ بھی جان لو کہ اگر کوئی کسی کا لباس غصب کر کے یا چوری کر کے پہنے اور اس میں نماز پڑھے یا روپے غصب کر کے یا چوری کر کے اس سے کپڑا

خریدے اور اس کا لباس پہن کر نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی ۔ بلکہ وہ نماز باطل ہے ۔

نماز پڑھتے وقت عورت پر شرعی پردہ واجب ہے یعنی چہرہ ، دونوں ہتھیلیاں ، دونوں قدم کے علاوہ پورا جسم چھپا ہوا ہونا چاہئے اسی کو شرعی پردہ کہتے ہیں ۔ اور اسی پردہ کے ساتھ وہ نامحرم لوگوں کے سامنے آئے لیکن مرد کو نماز پڑھتے وقت صرف آگا پیچھا چھپانا واجب ہے جس طرح وہ عام حالت میں ہوتا ہے ۔

سجدہ کرنے کی جگہ کا ہر نجاست سے پاک ہونا واجب ہے ۔

آہستہ اور آواز کے ساتھ نماز

آواز سے نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ حمد و سورہ کو زور سے پڑھے اسی طرح خاموشی سے پڑھنے کا مطلب حمد و سورہ کا آہستہ پڑھنا ہے ۔ (استاد کو چاہیئے کہ نماز پڑھ کر عملی طریقہ سے بچوں کو سمجھائے ۔)

بچو! تم کو یہ بتایا جا چکا ہے کہ نماز میں سورۂ حمد اور اس کے ساتھ کسی بھی ایک سورہ کا پڑھنا واجب ہے مثلاً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے ساتھ ایک سورہ پڑھنا ضروری ہے ۔ بعض نمازوں میں مردوں کو قرأت یعنی (حمد و سورہ) آواز سے پڑھنا چاہیئے اور بعض میں آہستہ ۔

۱۔ صبح ، مغرب ، عشا میں مردوں پر واجب ہے کہ پہلی اور دوسری رکعت میں حمد و سورہ کو آواز سے پڑھیں ۔ البتہ عورتوں کی آواز اگر کوئی اجنبی نہیں سن رہا ہو تو ان کو اختیار ہے چاہے آواز سے پڑھیں یا آہستہ ۔ لیکن اگر اجنبی سن رہا ہو تو آہستہ پڑھنا واجب ہے ۔

۲۔ ظہر ، عصر کی نمازوں میں حمد و سورہ کو آہستہ پڑھنا مردوں اور عورتوں دونوں

کے لئے ضروری ہے۔

۲۔ واجب نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر کوئی الحمد پڑھتا ہے تو اس کو آہستہ ہی پڑھنا چاہیئے خواہ ظہر ہو یا عصر، مغرب ہو یا عشاء۔

زکوٰۃ

جس خدا نے ہم کو پیدا کیا اور چاہا کہ ہم سب اس زمین پر زندگی بسر کریں اس نے رزق اور خیر تمام لوگوں کے لئے قرار دیا ہے تاکہ کوئی بھی شخص فقیر نہ رہے اور نہ غذا، لباس، دوا، تعلیم یا گھر محتاج رہے۔ اس لئے خدا نے مالداروں اور جن کے پاس گیہوں جو، رقم، بھیڑ بکری گائے بھینس، اونٹ وغیرہ ہوں ان پر واجب کیا ہے کہ معین مال ان فقیروں اور محتاجوں کو دیں جو محنت مزدوری کرتے ہیں مگر ان کی ضرورت پھر بھی پوری نہیں ہو پاتی یا ان لوگوں کو دیں جو زندگی کی ضروری چیزیں بھی اپنے لئے مہیا نہیں کر سکتے تاکہ وہ بھی تمام مسلمانوں کی طرح آرام سے زندگی بسر کریں۔

زکوٰۃ ہی کے مال سے مدرسے مسجدیں اور اسپتال بنوائے جاتے ہیں اور ان کاموں میں اس مال کو صرف کیا جاتا ہے جن میں لوگوں کی بھلائی ہو۔

جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ نکالے خدا اس کو ناپسند کرتا ہے اور قیامت کے دن اس پر شدید عذاب کرے گا۔ کیونکہ اس نے لوگوں کو مال خدا سے محروم رکھا۔ خدا ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہیں کرتا۔

پانچواں باب

رسولؐ کی تجارت(۱)

سمجھدار بچو! تم کو یاد ہو گا کہ گذشتہ سال ہم نے رسول خداؐ کی ولادت اور ان کی پرورش کے بارے میں کچھ بتایا تھا۔ اب تم حضورؐ کی زندگی و سیرت طیبہ کے بارے میں جاننے کو دوست رکھتے ہو گے۔

یہ بات ہم بتا چکے ہیں کہ حضورؐ کے چچا جناب ابو طالب نے حضورؐ کی اپنے گھر میں پرورش کی اور ابو طالب حضور کو بہت چاہتے تھے۔ جناب ابو طالب تجارت کرتے تھے اور عرب کے پڑوسی ملک شام سے سامان خرید کر مکہ مکرمہ لاتے تھے۔

ایک مرتبہ جب جناب ابو طالب شام جانے کی تیاریوں میں مشغول تھے تو حضورؐ نے اپنے چچا سے اصرار کیا کہ اپنے ساتھ مجھے بھی لے چلئے۔ نبی کریمؐ کی عمر اس وقت ۱۵ سال تھی چنانچہ جناب ابو طالب نے چہیتے بھتیجہ کی بات مان لی اور اپنے ہمراہ شام لے گئے۔ اس طرح رسولؐ نے خرید و فروخت و تجارت کے معاملے دیکھے۔ اور تجارت سیکھی۔

۱۔ نوٹ: کلاس اول میں سیرت کا جو درس پڑھایا گیا ہے اس کی تکرار کرائی جائے۔

جناب خدیجہ سے شادی

شام سے واپس ہو کر حضورؐ نے کچھ دنوں مکہ میں قیام کیا۔ مکہ میں ایک بہت ہی مالدار خاتون جناب خدیجہ تھیں جو لوگوں کو مال دے کر تجارت کرایا کرتی تھیں۔ نبی کریمؐ کا بھی ان سے معاہدہ ہو گیا چنانچہ جناب خدیجہ نے کچھ مال تجارت کے لئے آپ کے سپرد بھی کیا۔ اور آپ جناب خدیجہ کے خادم میسرہ کے ساتھ روانہ ہو گئے تاکہ وہاں دونوں مل کر تجارت کریں۔ دونوں نے مال خریدا اور بیچا اس تجارت میں بہت زیادہ نفع ہوا۔ حضورؐ بہت صادق اور امین بھی تھے یہ دیکھ کر میسرہ کو بہت تعجب ہوا اور اس نے مکہ واپس ہو کر جناب خدیجہ سے حضورؐ کی ذہانت، امانت اور صداقت کی بہت تعریف کی۔ یہ سن کر آپ کو بہت زیادہ تعجب ہوا۔ آپ نے حضورؐ سے شادی کی درخواست کی۔

سرکارِ دو عالمؐ نے درخواست منظور کر لی اور خدیجہ سے شادی کر کے انہی کے گھر میں رہنے لگے۔ جناب رسولِ خداؐ نے جناب خدیجہ کے بعد جتنی عورتوں سے شادی کی ان سب میں سب سے زیادہ جناب خدیجہ کو چاہتے تھے۔ اور خدیجہ بھی حضرتؐ کو بہت چاہتی تھیں۔

بعثت

مکہ مکرمہ اور دیگر عرب ممالک کے لوگ مشرک تھے وہ لوگ پتھروں اور لکڑیوں سے بت بنا کر کعبہ کے اندر رکھ دیتے تھے اور پھر انہی بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان کے سامنے نذر و نیاز، تحائف اور ہدیے پیش کرتے تھے حالانکہ یہ بے جان بت نہ نفع پہونچا سکتے تھے نہ نقصان۔

کچھ لوگ جن اور ملائکہ کی پرستش کیا کرتے تھے ۔ یہ سب کافر تھے غیر خدا کی عبادت کیا کرتے تھے ۔ ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے ۔ دوسروں کا مال لوٹ لیتے تھے بکمزوروں پر ظلم کیا کرتے تھے ۔ ان میں کچھ عرب لڑکیوں کو ناپسند کرتے تھے ۔ ان کو پیدا ہوتے ہی زندہ زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے ——— رسول کریمؐ بچپن سے ہی عربوں کے ان برے اعمال اور عادتوں کو ناپسند کرتے تھے اور آپ کو بڑی اذیت ہوتی تھی ۔

اہل مکہ رسول اکرمؐ کو بچپن سے جانتے تھے آپ کے اچھے اخلاق اور بہترین صفات مثلاً صداقت ، امانت ، حُسنِ اخلاق کو بہت پسند کرتے تھے اور بعثت سے پہلے ہی آپ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارا کرتے تھے ۔

لوگ اپنا مال حضورؐ کے پاس بطور امانت رکھواتے تھے تاکہ وہ جب بھی چاہیں انھیں ان کا مال واپس مل جائے ۔ وہ تمام انبیائے کرام سچائی اور امانت داری میں مشہور تھے ۔ اسی طرح لوگ حضورؐ کے پاس اپنی مشکلات کو حل کرانے کے لئے آیا کرتے تھے کیونکہ حضورؐ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عقلمند اور سب سے زیادہ علم و حکمت رکھتے تھے ۔

جب حضور کریم کی عمر چالیس سال کی ہوگئی تو خدا نے حکم دیا کہ آپ اپنی نبوت کا اعلان کر دیں ، آپ کے اوپر جبرئیل کے واسطہ سے نزول قرآن کا سلسلہ بھی اسی کے بعد سے شروع ہوگیا ۔ جبرئیل قرآن لے کر آتے تھے اور نبیؐ کو سناتے تھے آپ اسے زبانی یاد کر لیا کرتے تھے ۔ اور پھر اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے تھے ۔ اللہ کی جانب سے نزول وحی کے تین سال قبل سے ہی حضورؐ مکہ کے قریب ایک پہاڑ کی بلندی پر چلے جایا کرتے تھے اور ایک غار میں جو ایک چھوٹے سے کمرہ کے مانند تھا لوگوں سے دور ہو کر زمین و آسمان و لوگوں کی خلقت کے بارے میں غور کرتے تھے اور خدا کی عبادت کیا کرتے تھے ۔

سب سے پہلے جبرئیل وہیں آئے اور قرآن کی ان آیتوں کی تلاوت کی :۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ

وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ

(علق / ۱ - ۵)

اے رسولؐ تم اپنے اس خدا کا نام لے کر پڑھو۔ جس نے (تمام مخلوقات کو) پیدا کیا۔ اسی نے انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا پروردگار ایسا انتہائی کرم کرنے والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ (لکھنا) سکھایا (اور) انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی۔ جنھیں وہ نہیں جانتا تھا۔

جبرئیل نے آکر رسول خداؐ کو خبر دی کہ اب اعلان نبوت کا وقت آگیا ہے آپ اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیجئے اور لوگوں کو اللہ پر ایمان اور عبادات مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ کی تعلیم دیجئے اور ان کو بت پرستی، جن پرستی، ملائکہ پرستی وغیرہ سے روکئے، اچھے اخلاق کی تعلیم دیجئے مثلاً سچائی، امانت داری ماں باپ کا احترام، کمزوروں کی مدد کرنا اور برے کاموں سے روکئے جیسے زندہ لڑکیوں کو دفن کردینا، چوری کرنا وغیرہ۔

دعوت اسلام

رسولؐ اسلام جب غار حرا سے اپنے گھر پلٹے تو جناب خدیجہ کو جبرئیل کے آنے اور وحی کے لانے کی خبر سنائی جناب خدیجہ نے فوراً تصدیق کی اور اسی وقت آپ پر ایمان لائیں اس طرح رسولؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی خدیجہ ہیں۔ اس کے بعد رسولؐ خدا نے اس واقعہ کو اپنے چچا زاد بھائی حضرت علیؑ کو سنایا جو آپ کے ساتھ ہی آپ کے گھر میں رہتے تھے اور حضرت علیؑ سے ایمان لانے اور تصدیق کرنے کے لئے کہا چنانچہ حضرت علیؑ فوراً ایمان لائے اور تصدیق کی حالانکہ اس وقت حضرت علیؑ کی عمر تقریباً دس سال کی تھی۔ حضرت علیؑ نے نہ کبھی بتوں کی عبادت کی اور نہ ان کے سامنے سر جھکایا اسی لئے آپ کو کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ

کہتے ہیں۔

اس کے بعد رسول خداؐ لوگوں سے مل کر ان کو اسلام و خدا پر ایمان لانے اور بتوں کی عبادت چھوڑنے کی تبلیغ کرنے لگے۔ البتہ آپ لوگوں کو بہت مخفی طریقہ سے اسلام کی دعوت دیتے تھے کیونکہ آپ کو قریش کے سرداروں سے خوف تھا کہ کہیں وہ لوگ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو تکلیف نہ پہونچانے لگیں کیونکہ آپ اور آپ کے اصحاب سردارانِ قریش کے گمراہ دین کے مخالف تھے۔ اس تبلیغ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام پھیلنے لگا اور لوگ آپ کے رسولؐ ہونے کی تصدیق کرنے لگے۔ اور پھر اس نئے دین کی اطلاع مشرکوں کو بھی ہوگئی اور لوگوں کو پتہ چل گیا کہ محمد مصطفیٰ (ص) سب کو خدا پر ایمان لانے اور بتوں کی پرستش چھوڑنے کی ترغیب دے رہے ہیں بس پھر کیا تھا۔ کفار قریش آپ کو اور آپ کے اصحاب کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔ البتہ جناب ابوطالبؑ لوگوں کے سامنے پہاڑ کی طرح ڈٹ گئے۔ یہ ابوطالب وہی ہیں جو رسول خداؐ کے حقیقی چچا تھے انہوں نے اپنے گھر میں آپ کی پرورش کی تھی۔ ابوطالب قریش کے سردار بھی تھے اس لئے کفار قریش ان کا احترام کرنے کے ساتھ ان سے ڈرتے بھی تھے۔ یہی وجہ تھی کہ کفار قریش شدید دشمنی کے باوجود رسولؐ خدا کو قتل نہیں کرسکے۔ کیونکہ ابوطالب ان کی اور ان کے دین کی حمایت کرتے تھے۔

کفار آپ کے اصحاب کو سخت تکلیفیں پہونچانے لگے۔ ان پر کوڑے برساتے اور جلتی زمین پر لٹا کر سینے پر پتھر رکھ دیتے تھے تاکہ یہ لوگ اسلام چھوڑ دیں اور اپنے آبائی مذہب کی طرف پلٹ آئیں لیکن اصحاب نے ان تکلیفوں کو برداشت کیا اور نیا مذہب نہ چھوڑا کیونکہ وہ نبیؐ اور دین کی محبت میں سچے تھے۔

کفار قریش نے آپ کے دو صحابیوں کو قتل بھی کر ڈالا ایک جناب یاسر اور دوسری ان کی بیوی سمیہ۔ دونوں کو کفار نے شدید قسم کی اذیت دی ان کو اور ان کے بیٹے جناب عمار کو مارا صرف اس لئے کہ یہ لوگ محمدؐ پر ایمان لائے تھے۔ یہ دونوں بوڑھے تھے

لہٰذا اذیت برداشت نہ کر سکے ۔ البتہ جناب عمار مصیبت جھیلتے رہے ۔ کفار ان کو برہنہ کر کے جلتی زمین پر لٹا دیتے اور سینہ پر وزنی پتھر رکھ دیتے پھر کوڑوں کی بوچھار کرتے تھے اور کبھی اسی طرح زمین پر گھسیٹنے لگتے مگر آپ صبر سے کام لیتے تھے دین اسلام کو نہیں چھوڑتے تھے اور ذکر خدا میں مشغول رہتے تھے ۔ جب بھی کوڑے پڑتے آپ احد ۔ احد کی تکرار کرتے تھے ۔

نوٹ : بچوں سے احد ، احد کی تکرار کرائی جائے یہاں تک کہ بچے یاد کر لیں ۔

حقیقت یہ ہے کہ کفار اور مجرم افراد ہر زمانہ میں مومنین کو اذیتیں پہنچاتے اور انہیں قتل کرتے رہے ہیں ۔

اگر ان واقعات کو ڈرامہ یا فلمی انداز سے دکھایا جائے تو بچوں کو جلدی یاد ہو جائے گا اور پھر ہمیشہ یاد رکھیں گے ۔

چھٹا باب

اسلامی آداب

ہمارے رشتہ دار

صِلُوا اَرْحَامَکُمْ وَلَوْ بِالسَّلَام (۱)

اپنے رشتہ داروں و عزیزوں سے محبت کا سلوک کرو چاہے سلام کے ذریعہ ہو۔

ہم میں سے ہر شخص کے کچھ نہ کچھ رشتہ دار ہوتے ہیں جیسے بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، دادا، دادی، نانا، نانی اور کچھ پڑوسی ہوتے ہیں۔ کچھ رشتہ دار ساتھ میں ایک ہی گھر کے اندر رہتے ہیں اور کچھ الگ رہتے ہیں۔ کسی دور کے شہر میں یا کسی دیہات میں۔

ان رشتہ داروں سے محبت کرنا، ان سے تعاون کرنا ہم پر واجب ہے .... ہمارا فریضہ ہے کہ ان سے ملاقات کے لئے جائیں، ان کے حالات معلوم کرتے رہیں، خطوط بھیجتے رہیں باہم تحفہ و تحائف کا تبادلہ کرتے رہیں۔

ہمارا فریضہ یہ بھی ہے کہ ان میں اگر کوئی مریض ہو جائے تو اس کی عیادت کریں، اگر کوئی غریب و محتاج ہو تو اس کی مدد کریں اگر ان کے یہاں کوئی خوشی کا موقع ہو، جیسے

۱۔ سفینۃ البحار باب رحم تالیف شیخ عباس قمی۔

شادی بیاہ، ولادت، ختنہ وغیرہ تو ان کے گھر جاکر مبارکباد پیش کریں۔ یا مبارکباد کا خط بھیجیں انھیں ہدیہ و تحفہ بھیجیں۔

اسی طرح اگر ان کے یہاں کوئی غمی ہو جائے تو تعزیت پیش کریں، ان کے گھر جائیں، تسلی دیں، یا تعزیت کا خط لکھیں اور ان کی جو مدد ممکن ہو کریں۔ کیونکہ خداوند عالم نے صلہ رحم کا حکم دیا ہے اور قطع رحم سے ممانعت کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ خدا صلہ رحم کو دوست رکھتا ہے رسول خدا ص نے اس کی وصیت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے: صِلُوا اَرْحَامَکُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ ۔ نیز حدیث میں وارد ہوا ہے کہ صلہ رحم کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور آخرت میں ثواب ملتا ہے ۔

صفائی و پاکیزگی

ہمارے دین اسلام نے ہم کو ہر اچھی اور عمدہ چیز کی تعلیم دی ہے ۔ اچھے اخلاق اور نفع بخش اعمال کی تعلیم دی ہے ۔ اسی طرح گھر، لباس کام کرنے کی جگہوں کو صاف رکھنے کا حکم دیا ہے ۔ رسول خدا ص کا ارشاد ہے:

خدا گندے و کثیف لوگوں کو ناپسند کرتا ہے مثلاً جو شخص اپنے جسم کی صفائی نہیں کرتا کپڑے گندے رکھتا ہے، ناخن نہیں کٹواتا خدا اس کو دشمن رکھتا ہے ۔ اسی طرح جس کے بال گرد و غبار، جوں اور گندگیوں سے بھرے ہوں اور نہ وہ ان کو دھوتا ہو نہ ان میں تیل لگاتا ہو نہ کنگھی کرتا ہو تو ایسے شخص کو شَعِث کہا جاتا ہے خدا ایسے شخص سے بہت غضب ناک ہوتا ہے ۔

ہمارا دین ہم کو اپنے ظاہر کو صاف و شفاف رکھنے مثلاً بالوں میں کنگھی کرنے اور لباس کو پاک و صاف رکھنے کا حکم دیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ خود حضور سرور کائنات اپنے بالوں کو بیری

کے پتوں سے دھوتے تھے ان میں کنگھی کرتے تیل لگاتے تھے ۔اسی طرح اپنے لباس میں خوشبو لگایا کرتے تھے اور صفائی و پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے : اسلام پاک و پاکیزہ ہے لہٰذا تم لوگ بھی اپنے کو پاک و پاکیزہ رکھا کرو ۔

مومن وہی ہے جو اپنے گھر ،لباس ، سامان اور اسباب کو صاف ستھرا رکھے اور گندہ نہ رہے ۔جو بچہ مدرسہ کی دیواروں پر یا کرسی پر کچھ لکھتا ہے وہ مدرسہ کے حسن کو برباد کردیتا ہے ۔اور جو شخص گھر کے سازو سامان کو بکھیر کر رکھتا ہے وہ گھر کی خوبصورتی کو بگاڑ دیتا ہے ..... یاد رکھو ، گھر کے سامان کا ترتیب سے رکھنا ۔کتابوں کو منظم طریقہ سے رکھنا ۔لباس اور بستر وغیرہ کو باقاعدہ رکھنا گھر کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے ۔

بچو! تم پر واجب ہے کہ اپنے جسم کی صفائی کا خیال رکھو ، کم سے کم ہفتہ میں دو مرتبہ ورنہ ایک مرتبہ ضرور نہاؤ ۔ کھانے سے پہلے ہاتھوں منہ اور دانتوں کو خوب صاف کرو اسی طرح کھانے کے بعد اور سو کر اٹھنے کے بعد بھی ہاتھوں کو چہرہ اور دانتوں کو صاف کرو اور کسی گندی چیز کو ہاتھ مت لگاؤ ۔

گندا شخص برا لگتا ہے ۔لوگ اس کا احترام نہیں کرتے اور اس سے دور بھاگتے ہیں

جانوروں پر رحم

جس طرح اس زمین پر انسان رہتا ہے اسی طرح اس کے ساتھ جانور اور پرندے بھی رہتے ہیں بعض جانوروں اور پرندوں کو انسان اپنے گھر اور اپنے فارم پر پالتا ہے جیسے گائے گھوڑے ، گدھے ، مرغیاں ، کبوتر وغیرہ ۔ کچھ کا گوشت کھاتا ہے کچھ سے دودھ حاصل کرتا ہے کچھ کے انڈے استعمال کرتا ہے ۔کسی کے اون سے فائدہ اٹھاتا ہے ، کسی پر سوار ہوتا ہے اور کسی سے کھیت جوتتا ہے ۔

کسان اور چرواہے جانوروں کو چوروں سے بچانے کے لئے کتے بھی پالتے ہیں۔ خداوند عالم نے ان جانوروں کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے تاکہ انسان ان سے خدمت لے۔ یہ چیزیں خداوند عالم کی نعمتیں ہیں جنھیں خدا نے انسان کو بطور انعام عطا کیا ہے۔ اور انسان کا فریضہ ہے کہ ان نعمتوں پر خدا کا شکریہ ادا کرے۔

انسان کی طرح جانور بھی بھوکا ہوتا ہے اس کو بھی پیاس لگتی ہے وہ بھی تھکتا ہے مریض ہوتا ہے، اس کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ہم پر واجب ہے کہ جانور پر رحم کریں اس کے ساتھ نرم برتاؤ کریں، اس کو کھلائیں، پانی پلائیں، اس کو ماریں نہیں نہ اذیت دیں اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کو آرام کرنے دیں، اس کا علاج کرائیں۔

جو پرندے گھروں میں یا درختوں پر اپنا گھونسلہ بناتے ہیں ان کو اذیت دینا حرام ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ نہ ان کے گھونسلوں کو اجاڑیں اور نہ ان کو پتھر ماریں۔

پرندوں کو باغوں میں آزادی کے ساتھ رہنے دیں کہ وہ بھی اللہ کی نعمتیں کھائیں۔ ایک مرتبہ رسول خداؐ اپنے اصحاب کے ساتھ ایک جگہ سے گزرے تو وہاں پرندوں کے گھونسلے دیکھے جن میں چھوٹے چھوٹے بچے تھے وہ بچے چنڈول کے تھے۔ اصحاب نے بچوں کو پکڑ لیا تو بچوں کی ماں ان لوگوں کے سروں پر اڑنے لگی، چیختی جاتی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ ساتھ وہ بھی چلی آتی تھی، یہ دیکھ کر آنحضرتؐ کو بہت تکلیف ہوئی۔ آپؐ کو اس پر رحم آیا فوراً حکم دیا اس کے بچوں کو واپس کر دو۔

ہمارے نبیؐ بہت رحیم تھے آپ انسانوں کے ساتھ جانوروں پر بھی رحم کرتے تھے۔ ہمارا فریضہ ہے کہ اپنے نبیؐ سے جانوروں پر رحم کرنا اور مخلوقات خدا سے مہربانی کے ساتھ پیش آنے کا سلیقہ سیکھیں۔ ۔ ۔ ۔ جو شخص اللہ کی مخلوق پر رحم کرتا ہے، اللہ اس پر رحم کرتا ہے۔

قرآنی دعائیں

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (بقرہ / ۲۰۱)

بارالہا! ہم کو دنیا و آخرت میں نیکی مرحمت فرما۔ اور ہم کو عذاب جہنم سے محفوظ رکھ

رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا

اے خدا تو ہم کو اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کر اور ہمارے (اس) کام کی درستی کا سامان مہیا کر دے۔ (الکہف / ۱۰)

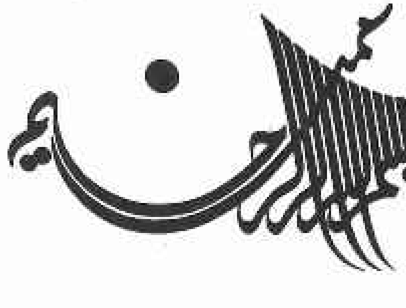

ساتواں باب

جناب آدمؑ کا قصّہ

خداوند عالم نے جب زمین پیدا کی اور پانی، ہوا، نباتات اور حیوانات پیدا کیے تو اس نے چاہا کہ اس زمین پر انسان کو بھی پیدا کرے چنانچہ آدمؑ و حواؑ کو مٹی سے پیدا کیا اور ان دونوں کو حیات بخشی یہ دونوں زمین پر اللہ کی سب سے پہلی مخلوق ہیں تمام انسانوں کے بابا آدم اور ماں حوا ہیں اسی لئے تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کالے، گورے، مالدار، فقیر، طاقتور، کمزور یہ سب ایک اصل سے ہیں اسی لئے ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ہے، البتہ اچھے اخلاق اور اچھے عمل سے ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے۔

جناب آدمؑ اس زمین پر رہنے لگے۔ جناب آدمؑ اور ان کی بیوی حوا اسی زمین کی پیداوار کو کھاتے تھے اور اسی کے چشموں سے سیراب ہوتے تھے۔ ان دونوں کے بہت سے لڑکے اور لڑکیاں ہوئیں اور پھر ان کی اولاد اس زمین پر کافی بڑھ گئی اس وقت دنیا میں جتنے بھی لوگ موجود ہیں وہ سب آدمؑ و حوا کی اولاد ہیں جناب آدمؑ اللہ کے نبی بھی تھے، خداوند عالم نے ان کو اپنے اوپر ایمان لانے اور اپنی اطاعت اور عمل خیر کی تعلیم دی۔

جناب نوحؑ کا قصہ

جناب نوحؑ بھی خدا کے نبی تھے جناب آدمؑ کے بعد اپنی قوم کے ساتھ بڑی لمبی مدت تک رہے وہ اپنی قوم کو اللہ پر ایمان اور اچھے اعمال جیسے سچائی، غریبوں کی مدد، چوری نہ کرنے، قتل نہ کرنے، اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے پتھر کے بتوں کی پرستش نہ کرنے کی تعلیم دیتے رہے۔ لیکن اس کے باوجود بہت تھوڑے سے لوگ آپ پر ایمان لائے باقی پوری قوم نے آپ کو جھٹلایا آپ کو اور آپ کے اصحاب کو اذیتیں دیں اور کافر کے کافر رہے آخر کار جناب نوحؑ نے اپنے رب سے ان پر عذاب نازل کرنے کی دعا کی کیونکہ یہ لوگ خدا کا انکار کرتے تھے جناب نوحؑ کی باتوں کو جھٹلاتے تھے اور بتوں کو پوجتے تھے۔

خداوند عالم نے جناب نوحؑ کو حکم دیا کہ تم ایک بہت بڑی کشتی بناؤ جب جناب نوحؑ کشتی بنا چکے اور اسے مکمل کر چکے تو خداوند عالم نے نوحؑ کو حکم دیا کہ اب تم مومنین سے کہو کہ اس میں سوار ہو جائیں اور ہر قسم کے حیوان اور پرندوں کے جوڑوں کو بھی کشتی میں سوار کر لو۔ کیونکہ میں اس زمین پر پانی کا سیلاب بھیج کر تمام کافروں کو ڈبونے والا ہوں۔

چنانچہ جناب نوحؑ نے اپنے اصحاب کو اور تمام جانوروں اور پرندوں کے جوڑوں کو طوفان آنے سے پہلے پہلے کشتی میں سوار کر لیا اور خود بھی کشتی میں سوار ہو گئے۔ لیکن کفار جناب نوحؑ اور ان کے اصحاب کا مذاق اڑا رہے تھے تھوڑی ہی دیر کے بعد بہت سا پانی آیا جس سے زمین بہت بڑا سمندر معلوم ہونے لگی اور تمام کفار اس میں ڈوب گئے صرف جناب نوحؑ اور ان کے مومن اصحاب اور مختلف پرندوں اور جانوروں کے جوڑے نجات پا سکے جب تمام کفار ڈوب گئے تو پانی ختم ہوا اور زمین ظاہر ہوئی جناب نوحؑ اور ان کے اصحاب اس زمین پر اترے اور ایک نئی زندگی شروع کی۔ اس طرح خدا نے مومنین کو نجات دی اور کافروں کو ہلاک کر دیا۔ اگر یہ کافر

خدا کی اطاعت کرتے تو نہ ڈوبتے اور نہ ہلاک ہوتے۔
جناب نوحؑ کا ایک غیر صالح لڑکا بھی تھا اس نے دین خدا کی تصدیق نہیں کی اور جب نوحؑ اپنے اصحاب کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی پر چڑھنے سے انکار کیا۔ جب طوفان شروع ہوا تو جناب نوحؑ نے اس کو آواز دے کر کہا، تو بھی کشتی پر سوار ہو جا۔ لیکن اس نے نوحؑ کی بات نہ مانی اور کہا میں بلند و بالا پہاڑ پر چڑھ جاوں گا اور وہ مجھے بچا لیگا۔ لیکن جب عذاب الٰہی نازل ہوا تو پہاڑ بھی اس کو نہ بچا سکا کیونکہ پہاڑ بھی پانی میں ڈوب گیا تھا۔ اوران کا بیٹا بھی اسی میں ڈوب کر مر گیا۔
بچو! نوحؑ کا بیٹا چونکہ خدا اور رسول کا نافرمان تھا اس لئے نوحؑ کی قرابت اس کو فائدہ نہ پہونچا سکی۔ یاد رکھو! ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

جناب یونسؑ کا قصہ

جناب یونسؑ بھی خدا کے نبی تھے اپنی قوم کو اللہ پر ایمان، نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی تعلیم دیتے تھے۔ لیکن ان کی قوم ان پر ایمان نہیں لائی اور ان کو جھٹلاتی ہی رہی جس پر جناب یونسؑ کو غصہ بھی آیا اور رنج بھی پہونچا (مجبوراً) آپ نے ان پر عذاب نازل ہونے کی دعا کی اور فرمایا: تم لوگ تین دن انتظار کرو اگر تم نے میری بات کی تصدیق نہیں کی تو خدا تم سب کو ہلاک کر دے گا یہ کہہ کر غصہ کی حالت میں آپ وہاں سے چلے گئے اور پھر اس قوم کے اوپر ایسا عذاب آیا کہ ان کے شہر کے شہر تاریک ہو گئے اب ان لوگوں کو حضرت یونسؑ کی جھٹلائی ہوئی باتوں پر افسوس ہونے لگا اور خدا کی بارگاہ میں سب کے سب استغفار کرنے لگے گڑگڑا کر دعا مانگنے لگے اور اپنے نبی کو تلاش کرنے لگے لیکن حضرت یونسؑ کو نہیں پا سکے خداوند عالم نے ان کے توبہ و استغفار اور گریہ و زاری

کو دیکھ کر ان لوگوں سے عذاب دور کر دیا اور ان کو ہلاک نہیں کیا۔ جو شخص بھی دل سے توبہ کرتا ہے، خدا اسے معاف کر دیتا ہے۔

ادھر جناب یونسؑ بستی سے نکل کر سمندر کے کنارے پہونچے اور ایک کشتی پر سوار ہو گئے جب وہ کشتی سمندر کے بیچ میں پہونچی تو ملاحوں نے جناب یونسؑ کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا اور ان کو ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا۔ اس مچھلی کے پیٹ میں بھی جناب یونسؑ خدا سے اپنی نجات کی دعا کرتے رہے آخر کار اس مچھلی نے ان کو سمندر کے کنارے لا کر ڈال دیا اس وقت تک جناب یونسؑ اتنے کمزور ہو چکے تھے کہ ان میں ہلنے ڈلنے کی بھی طاقت نہیں تھی خداوند عالم نے ان کے پاس یقطین (کدو) کا پودا اگا دیا جس کے پتوں نے ان کی حفاظت کی۔ اسی کے ساتھ خداوند عالم نے ان کے پاس ایک مادہ ہرن کو بھیج دیا جو ان کو اپنا دودھ پلاتی تھی۔ جناب یونسؑ اسی حالت میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اس سے جناب یونسؑ نے کہا، تم یونسؑ کی قوم کو جا کر یہ خبر دیدو کہ یونسؑ یہاں موجود ہیں۔ تم لوگ ان کے پاس آجاؤ۔ چنانچہ یونسؑ کی قوم والے آئے۔ اور ان کو اٹھا کر اپنی بستی میں لے گئے ان کو دیکھ کر سب بہت خوش ہوئے اور ان سے معافی مانگی۔

بچو! لوگوں کو ہدایت کرنے والے شخص کا اسی طرح احترام کرنا چاہئے جس طرح یونسؑ کی قوم نے جناب یونسؑ کا احترام کیا۔

تمت بالخیر